سوال

کتب ستہ کے مولفین

جواب

کتب ستہ کے مولفین یہ ہیں :

1-امام بخاری رحمہ اللہ تعالی

2 امام مسلم رحمہ اللہ تعالی

3 امام ابوداود رحمہ اللہ تعالی

4 امام ترمذی رحمہ اللہ تعالی

5 امام نسائی رحمہ اللہ تعالی

6 امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالی

آپ کے سامنے ہر ایک کا مختصر سا سوانحی خاکہ رکھتے ہیں :

اول :

امام بخاری رحمہ اللہ تعالی :

نام ونسب :

ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراھیم بن المغیرہ بن بردزبہ الجعفی البخاری ۔

نسبت : امام بخاری کے دادا مغیرہ بخارا کے گورنر یمان جعفی کے غلام تھے ، تو اسلام لانے کے بعد اسی کی طرف منسوب کیے جانے لگے ۔

ولادت اور حالات :

امام بخاری رحمہ اللہ الباری نے 194ھ بخارا میں آنکھ کھولی تو آپ کے والد وفات پاچکے تھے ، دس برس سے بھی کم عمر میں انہوں نے حدیث کو حفظ کرنا شروع کردیا تھا ، جب جوان ہوئے تو مکہ مکرمہ کا سفر کیا اور فریضہ حج ادا کرنے کے بعد مکہ میں ہی رہ کر آئمہ فقہ اور اصول حدیث سے علم کا حصول کرتے رہے ۔

تو اس کے بعد علم کے حصول کے لیے سولہ برس تک ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتے رہے ، جس میں بہت سارے آئمہ حدیث کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیے اور احادیث نبویہ

اٹھی کیں حتی کہ ان احادیث کی تعداد 600.000 سے بھی تجاوز کرگئی ۔

اوران احادیث میں انہوں نے ہزار محدثوں سے مراجعہ اور مناقشہ کیا جوکہ صدق وتقوی اور سلیم العقیدہ سے معروف تھے ، تو اتنی بڑی تعداد احادیث میں سے انہوں نے اپنی کتاب صحیح بخاری کو مرتب کیا جس میں انہوں نے صحت کے اعتبار سے دقیق ترین علمی اسلوب متعین کرنے اور احادیث کی صحت میں تمیز وچھان پھٹک کے بعد صحیح بخاری کو مرتب فرمایا حتی کہ انہوں نے اس کتاب میں وہ سب صحیح احادیث جمع نہیں کی جو ان کے پاس تھی بلکہ وہ احادیث جمع کیں جو صحیح احادیث میں سے بھی اصح ترین احادیث کا درجہ رکھتی تھیں ۔

اوراپنی کتاب کا (الجامع الصحیح المسند من حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسننہ وایامہ) نام رکھا جوکہ صحیح بخاری کے نام سے معروف ہوچکی ہے ۔

امیر بخارا نے یہ چاہا کہ امام بخاری رحمہ اللہ الباری اس کے گھر جاکر اس کی اولاد کو تعلیم دیں اور احادیث سنائیں تو امام بخاری رحمہ اللہ نے اس کی طرف پیغام بھیجا " علم ان کے گھر میں ہی دیا جائے گا " یعنی علم کے پاس آیا جاتا ہے نہ کہ علم کسی کے پاس جاتا ہے تو جو بھی علم کا حصول چاہتا ہو اسے علماء کے پاس ان کے گھر یا پھر مسجد میں جانا ہوگا ، تو امیر بخارا اس وجہ سے ان سے حقد کرنے لگا اور انہیں بخارا سے نکلنے کا حکم دے دیا ۔

توامام بخاری رحمہ اللہ الباری سمرقند کے قریب ایک خرتنک نامی بستی جہاں پر ان کے کچھ اقربا بھی رہائش پزیر تھے وہاں آگئے اور موت تک وہیں رہے انکی موت 256 ھ میں 62 برس کی عمر میں ہوئی اللہ تعالی ان پر رحم فرمائے ، آمین ۔

دوم :

امام مسلم رحمہ اللہ تعالی :

نام ونسب اور حالات :

مسلم بن حجاج بن مسلم القشیری نیساپوری اور کنیت ابوالحسین تھی حفاظ آئمہ حدیث میں ہیں اور اعلام محدثین میں شمار ہوتا ہے ۔

نیساپور میں امام شافعی رحمہ اللہ الکافی کی وفات والے دن 204 ھ میں آنکھ کھولی ابتدائی علم نیساپور میں ہی حاصل کیا اور جب جوان ہوئے تو حصول علم کے لیے عراق اور حجاز کا رخ کیا ، جہاں پر شیوخ کی کثیر تعداد سے سماع کیا اور امام مسلم رحمہ اللہ تعالی سے بہت سارے حدیث کے علماء سے حدیث روایت کی ہے ۔

ان کی مشہور کتب میں صحیح مسلم شامل ہے جوکہ کتب ستہ میں ایک معتمد کتاب کا درجہ رکھتی ہے ، امام مسلم نے اس کتاب کی تالیف میں تقریبا پندرہ برس صرف کیے ، اور صحیح مسلم کا احادیث کی قوت کے اعتبار سے درجہ امام بخاری کی صحیح بخاری کے ساتھ ہے ، اور بہت سے علماء نے اس کی شروحات لکھی ہیں ۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالی کی کتب میں " کتاب الطبقات ، کتاب الجامع ، کتاب الاسماء ، وغیرہ بھی شامل ہیں جن میں سے کچھ مطبوع اور کچھ مخطوط ہیں ، امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نیساپور کے قریب نصرآباد نامی شہر میں 57 برس کی عمر 261 ھ میں اس دارفانی سے کوچ فرماگئے اللہ تعالی ان پر رحمت برسائے ۔ ۔

سوم :

امام ابوداود رحمہ اللہ المعبود :

نام ونسب :

سلیمان بن الاشعث بن شداد بن عمرو بن اسحاق بن بشیر الازدی سجستانی ، انہیں سجستان کی طرف نسبت کرتے ہوئے سجستانی کہا جاتا ہے ۔

حالات ورحلات :

ابوداود رحمہ اللہ تعالی اپنے دور میں اھل حدیث کے امام مانے جاتے تھے اور سنن ابوداود کے مؤلف ہیں جو کہ کتب ستہ میں سے ایک ہے ، 202 ھ میں پیدا ہوئے اور بغداد میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالی سے فقہ کا علم حاصل کیا اوران کے ساتھ ہی رہے اورامام احمد سے مشابہت رکھتے تھے ۔

طلب علم کے لیے حجاز عراق اور خراسان ، شام ومصر اور ثغور کی طرف سفر کیا ، ان کے شاگردوں میں امام نسائی اور ترمذی وغیرہ شامل ہیں ان میں بلند درجہ کی صلاح اور تمسک بالدین پایا جاتا تھا انہوں نے اپنی کتاب سنن مین تقریبا (5300) احادیث جمع کی ہیں ۔

امیر ابواحمد (الموفق العباسی) نے ان کے سامنے تین چیزیں رکھیں کہ ان پر عمل کرو پہلی یہ کہ بصرہ جاکر اسے اپنا مسکن بنالیں تاکہ طلاب علم وہاں جائیں اور بصرہ آباد ہو ، دوسری یہ کہ : اس کی اولاد کو سنن ابوداود پڑھائیں ، اور تیسری یہ کہ : اس کی اولاد کے لیے ایک خاص مجلس ہونی چاہیے اس لیے کہ خلیفہ کے بچے عالم لوگوں کے ساتھ نہیں بیٹھ سکتے ۔

توابوداود رحمہ اللہ المعبود نے جواب دیا کہ پہلی اوردوسری بات تومانی جاسکتی ہے لیکن تیسری بات کو تسلیم نہیں کیا جاسکتا اس لیے کہ علم میں سب لوگ برابر ہیں ، تو موفق العباسی کی اولاد عالم لوگوں کی مجلس میں ہی حاضر ہو کر بیٹھتے تھے صرف عام طلاب اور موفق کی اولاد کے درمیان پردہ ہوتا تھا ۔

ابوداود رحمہ اللہ تعالی بصرہ میں ہی رہے اور وہیں 275 ھ میں 73 برس کی عمر میں اس دارفانی سے رحلت کرگئے اللہ تعالی ان پر وسیع رحمت برسائے ۔

چہارم :

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالی :

نام ونسب :

محمد بن عیسی بن سورۃ بن موسی بن ضحاک السلمی الترمذی ، اور کنیت ابوعیسی ہے ، ماوراء النھر کے علاقہ ترمذ سے تعلق رکھتے ہیں اوراسی کی طرف نسبت کرتے ہوئے ترمذی کہا جاتا ہے ۔

آئمہ حدیث میں شمار ہوتے ہیں 209 ھ میں پیدا ہوئے اورامام بخاری رحمہ اللہ تعالی کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیے اور امام بخاری رحمہ اللہ الباری کے کچھ شیوخ واساتذہ سے بھی حدیث سماعت فرمائی ، خراسان ، عراق اور حجاز کی طرف طلب حدیث کے لیے سفر کیا ۔

حفظ وامانت اور علم حاصل کرنے میں اپنے شیوخ امام احمد بن حنبل اور ابوداود سے شہرت حاصل کی اور الجامع تصنیف فرمائی جو کہ کتب احادیث ستہ میں سے ایک ہے جس میں علل حدیث کے فنون جمع کیے جس سے فقیہ آدمی مستفید ہوتا ہے ، اس لیے کہ وہ حدیث کو ذکر کرتے ہوئے غالبا فقہی حکم بھی ذکر کرتے ہیں اوراس کی اسانید ذکر کرنے کے ساتھ ساتھ جتنے صحابی بھی اس حدیث کو روایت کرنے والے ہوں ان کا تذکرہ کرنے کے بعد حدیث پر ضعیف اور صحیح کا حکم بھی لگاتے ہیں ۔

اور یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ فقہاء میں سے اس حدیث کو کس نے لیا اور کس نے اسے نہیں لیا ، توان کی یہ کتاب جامع ترمذی سنن میں جامع اور فقیہ کے لیے زیادہ نفع مند ہے ۔

اوران کی دوسری تصانیف میں کتاب الشمائل النبویہ اور علل فی الحدیث شامل ہیں ، مختلف ممالک میں گھوم کر صحیح احادیث اکٹھی کرنے کے بعد زندگی کے آخری ایام میں نابینا ہوگئے تھے ، 70 برس کی عمر پاکر 179 ھ میں اس دارفانی سے رحلت فرما گئے ، اللہ تعالی ان پر وسیع رحمت برسائے ۔

پنجم :

امام نسائی رحمہ اللہ تعالی :

نام ونسب :

احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار النسائی ، اور کنیت ابو عبد الرحمن تھی ۔

خراسان کے ایک شہر نسا میں (215ھ) پیدا ہوئے اور اسی کی نسبت سے نسائی کہا جاتا ہے ، اس کی طرف نسائی یا نسوی نسبت ہوتی ہے ، امام نسائی دین کے اعلام اور اپنے دور کے امام اور محدثین کے ہراول دستے میں تھے ، امام نسائی کی جرح وتعدیل علماء کے ہاں معتبر ہے ۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالی بیان فرماتے ہیں کہ : میں نے ابوالحسن دارقطنی کو کئی بار یہ کہتے ہوئے سنا کہ : ابوعبدالرحمن علم حدیث میں جتنے لوگوں کا بھی ذکر ملتا ہے ان میں مقدم ہیں اور اپنے زمانے میں راویوں پر جرح وتعدیل کرنے میں بھی مقدم تھے ۔

انتہائی درجہ کے متقی اور متورع تھے ، اور صیام داود علیہ السلام کا التزام کیا کرتے تھے جو کہ روزوں میں سے افضل ہیں کہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے ۔

بصرہ کو اپنا مسکن بنایا اور وہیں ان کی تصانیف بھی مشہور ہوئیں اور لوگ ان سے حصول علم کیا پھر امام نسائی رحمہ اللہ تعالی دمشق منتقل ہوئے اور وہیں تیرہ صفر 300ھ کو 85 برس کی عمر میں رحلت فرماگئے ، اللہ تعالی ان پر اپنی رحمتیں برسائے ۔ ،

ششیم :

ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالی :

نام ونسب :

محمد بن یزید الربعی القزوینی ، اور کنیت ابوعبداللہ ان کے والد یزید ماجہ کے نام سے معروف تھے اسی بنا پر یہ ابن ماجہ کے نام سے معروف ہیں اور ولاء میں ربعیہ کی طرف نسبت سے ربعی مشہور ہیں ۔

حافظ مشہور سنن حدیث کے مولف ابن ماجہ قزوین میں 209ھ کو پیدا ہوئے اور کتابت حدیث اور حصول علم کے لیے عراق ، بصرہ ، کوفہ ، بغداد ، مکۃ المکرمہ ، شام ، مصر اور رئ کی طرف سفر کیا ۔

اور ان رحلات میں تین کتابیں تصنیف کیں ، ایک کتاب تفسیر اور ایک کتاب تاریخ جس میں صحابہ کرام کے دور سے لیکر ان کے دور تک کے رجال کی خبریں اور حالات مدون کیے ، اور تیسری کتاب سنن ابن ماجہ ہے ۔

بالآخر یہ بھی 22 رمضان بروز سوموار 273ھ میں 64 برس کی عمر پا کر اس دار فانی سے کوچ کر گئے ۔ اللہ تعالی ان پر اپنی رحمت برسائے ۔

کتب ستہ کی احادیث پر حکم :

صحیح بخاری اور صحیح مسلم کو توامت نے شرف قبولیت دے دیا اور اس پر متفق ہیں کہ ان میں جو کچھ پایا جاتا ہے وہ سب صحیح ہے الا یہ کہ بعض الفاظ جو کہ بخاری اور مسلم رحمہما اللہ نے اس لیے نقل کیے ہیں کہ یا تو صراحتا ان کی علت بیان کی جائے اور یا پھر تلمیحا جیسا کہ علماء کرام اور محققین حضرات نے تحقیق کی ہے ۔ مثلا شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی ۔

لیکن باقی ساری کتب سنن ، (سنن ابو داود، نسائی ، ترمذي ، ابن ماجہ) میں ضعیف احادیث پائی جاتی ہیں کچھ پر تو صاحب کتب نے متنبہ کر دیا ہے ، ، کیونکہ اصحاب سنن رحمہم اللہ تعالی نے سب احادیث ضعیفہ کی وضاحت نہیں فرمائی کہ یہ ضعیف ہے ، اسی لیے باقی بعض احادیث ضعیفہ کو دوسرے علماء کرام نے بیان کر دیا ہے ، اس لیے کہ اصحاب سنن نے احادیث کو باسند بیان کیا ہے جس کی بنا پر اہل علم آسانی سے صحیح اور ضعیف کو سند میں موجود راویوں کے حالات وجرح وتعدیل اور ثقہ اور ضعیف کی بحث کر کے علیحدہ کر سکتے ہیں ۔

اوران علماء رجال میں سے مشہور علماء احمد بن حنبل ، دار قطنی ، یحیی بن معین ، حافظ ابن حجر عسقلانی ، امام ذہبی ، الواقی ، السخاوی ، اور معاصرین میں سے علامہ ناصر الدین الالبانی اور احمد شاکر وغیرہ رحمہم اللہ تعالی اجمعین ہیں ۔

واللہ تعالی اعلم.